محمد سلیم خالد

ایک قدیم فارسی فرہنگ میں مستعمل اردو الفاظ کا مطالعہ
(فرہنگ مجمل العجم)

A STUDY OF URDU WORDS USED IN AN ANCIENT PERSIAN DICTIONARY (MUJMAL AL-AJAM)

Muhammad Saleem Khalid, Research Scholar, Department of Persian, Allama Open University, Islamabad, Pakistan.

Abstract:

Mujamal-al-Ajam is a Persian dictionary composed by Asim Shuaib, Abdusi. The author was requested by some of his friends to collect all the words, Parsi, Pehlvi, Rumi, Nabati, and Turki to understand the poets, exactly and thoroughly. The author completed the mentioned work in 899/1493-4 and dedicated to the Wazir Ali Akbar, Known as Dadu Khan, son of the Wazir Imad-al-Mulk. He divided his work into two parts, of which the first contains simple and compound words arranged according to the first and final letters, with numerous anonymously quoted examples headed by Nazir. The meaning is frequently explained by Urdu equivalents. These Urdu equivalents have been discussed in this research article.

فرہنگ مجمل العجم، عاصم شعیب عبدوسی نے ۸۹۹ھ میں مکمل کی۔فرہنگ کا آغاز درج ذیل الفاظ سے ہوتا ہے:۔

دررغرر سپاس و جواہر زواہر بی قیاس نثار حضرت آفرید گاری را کہ ناطقہ شیرین کام در ہر حال و ہر مقام شاکر احسان و انعام اوست۔[1]

حمدِ باری تعالیٰ کے بعد رسول کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں چند کلمات مرقوم ہیں۔ بعد ازاں اپنے نام کا ذکر بہ الفاظِ ذیل کیا گیا ہے۔

''امابعدمی گوید بندہ ضعیف، امیدوار فیض قدوسی عاصم شعیب عبدوسی اصلح اللہ بالہ وحمل بعورا حوالہ''

اس کے بعد مؤلف فارسی فرہنگ، تالیف کرنے کے لئے اپنے دوستوں کے اصرار و تقاضہ کا ذکر

کرتے ہوئے اس ضمن میں رقم طراز ہیں۔

> ''یعنی کتابی پردازی کہ ہمگی لغات پارسی و پہلوی و رومی و نبطی و ترکی را شامل باشد و اشتہاد نظایر ابیات غرا و اشعار شعرا را حاصل بود تا کافہ خلائق را بواسطہ مطالعہ آن بر گفتہ متقد مان شعوری بکمال حاصل آید الفاظ مغلق اشعار سراسر بکشاید بموجب التماس واجب الاجابت ایشان این مجموعہ را بہ عنایت توفیق ایزدی ترتیب کردم و مقسوم بردو قسم گردانیدم و ہر قسمتی مبوب و مفصل پرداختم...الخ۔'' [۲]

ترجمہ: یعنی تو ایک ایسی کتاب تحریر کر جس میں فارسی، پہلوی، رومی، نبطی اور ترکی زبان کے تقریباً تمام الفاظ شامل ہوں اور مشہور ابیات کی امثال بہ طورِ شہادت اور معروف شعراء کے اشعار بہ طریقِ اسناد، موجود ہوں تا کہ عوام الناس اس فرہنگ کے مطالعہ سے متقدّ مین کی شاعری سے کما حقہٗ مستفید اور اشعار کے پیچیدہ الفاظ کے معانی سے عہدہ برآ ہو سکیں اور ان کی مذکورہ التماس، جسے پایہ تکمیل پہنچانا واجب تھا، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں نے اس مجموعے کو ترتیب دیا اور اسے دو حصوں میں منقسم کیا اور ہر حصے کی ابواب بندی اور فصول سازی کی گئی مزید برآں اس کے مفرد الفاظ کو اشتقاق کی رعایت اور صحتِ اعراب کی زیبائش سے حتی الوسع آراستہ کیا۔ ۸۹۹ھ میں فرہنگ کی تکمیل کے بعد اسے مجمل العجم کے نام سے موسوم کیا گیا۔

برٹش لائبریری لندن میں اس فرہنگ کا جو قلمی نسخہ موجود ہے وہ صرف حصہ اوّل پر محتوی ہے مجمل العجم پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر شہریار نقوی لکھتے ہیں۔

> ''مجمل العجم میں شعری اسناد و شواہد پائے جاتے ہیں لیکن متعلقہ شاعر کا نام مفقود ہوتا ہے بعض مقامات پر مفہوم کو واضح کرنے کے لئے فارسی کلمات کے مترادف اردو الفاظ بھی لائے گئے ہیں۔'' [۳]

اس فرہنگ کے سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس کا کوئی نسخہ پاکستان یا ہندوستان کی کسی لائبریری میں محفوظ نہیں ہے۔ زیرِ تبصرہ نسخے کی نقل برٹش لائبریری لندن سے حاصل کی گئی ہے۔ اس میں شامل تقریباً تمام اردو الفاظ کو جمع کیا گیا ہے اور ان کے معانی و مطالب کی وضاحت و صراحت کے لئے متداول اور مروّج اردو فرہنگوں یا فنی کتب سے مدد لی گئی ہے۔ صرف دو تین لفظ ایسے ہیں جو کسی فرہنگ میں نہیں مل سکے لہٰذا ان کے مفہوم کے تعین کے لئے قیاس سے کام لیا گیا ہے ہر لفظ کی وضاحت کے ضمن میں حوالہ درج کیا گیا ہے۔

مزید برآں اکثر و بیش تر الفاظ کی تشریح کے زمرے میں دیگر قدیم فارسی فرہنگوں سے بھی بھرپور

استفادہ کیا گیا ہے۔ اس طرح فرہنگوں کے باہمی مقابلے سے الفاظ کی املائی شکلوں کا تعین آسان ہو جاتا ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ موجودہ خطی نسخے میں املائی اغلاط کی بھرمار ہے اور یہ املائی اغلاط ہمہ جہتی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اس صورتحال میں دیگر فارسی فرہنگوں سے استفادے کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔

ان قدیم فارسی فرہنگوں میں مستعمل اردو الفاظ کی لسانی اہمیت ایک مسلّمہ حقیت ہے۔ لیکن یہ الفاظ تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی نقطہ نظر سے بھی قابلِ اعتنا ہیں۔ ان میں سے بیش تر الفاظ ایسے ہیں جو من وعن آج بھی اردو زبان کا حصہ ہیں، کچھ الفاظ میں معمولی اور بعض میں کچھ زیادہ صوتی و املائی تفاوت ہے یہ امر بھی محتاجِ بیان نہیں کہ:

> ''ان الفاظ کا تعلق اس وقت کی عام بول چال کی زبان سے ہے۔ اسی ضمن میں ڈاکٹر نذیر احمد رقم طراز ہیں کہ ان الفاظ پر ساڑھے پانچ سو سال سے زیادہ کی طویل مدت گزر چکی ہے۔ اس لیے لسانی اہمیت سے قطعِ نظر یہ ہمارے لئے قیمتی، تاریخی سرمائے کا کام دے سکتے ہیں۔''[۴]

اس زمرے میں پروفیسر محمود شیرانی لکھتے ہیں:

> ''یہ لغت نگار اور ان کے اکثر متبعین اپنی فرہنگوں میں فارسی الفاظ کی تشریح کے وقت بعض اوقات ان کے ہندی مرادفات بھی بیان کر دیا کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ کا ذخیرہ کم و بیش ہر فرہنگ میں موجود ہے۔ اگرچہ یہ مصنف ہندوستان کے مختلف صوبوں سے علاقہ رکھتے ہیں، جہاں مختلف بولیاں اور بھاکائیں مروّج ہیں، کوئی بنگالے کا باشندہ ہے، کوئی مالوے کا، کوئی دہلی کا ہے تو کوئی کڑے کا، اور ان میں سے ہر ایک مصنف کا اپنے اپنے وطن کی زبان سے واقف ہونا بھی لازمی ہے۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ ہندی (اردو) الفاظ لکھتے وقت وہ مقامی زبانوں سے قطع نظر کر کے صرف اس خاص زبان کے الفاظ درج کرتے ہیں جو کم از کم ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ذخیرۂ الفاظ ان کتابوں میں عام ہے... ان فارسی فرہنگوں میں ہندی (اردو) الفاظ کی ترویج کا ابتدائی مقصد یہ تھا کہ ایسے مشکل اور مبہم الفاظ کی تفہیم جن کے لیے بہ حالتِ دیگر ایک لمبے اور وقت طلب بیان کی ضرورت محسوس ہوتی، مختصر اور آسان طریقے پر کر دی جائے۔ اس کے لیے ایسی زبان کی ضرورت تھی جو مسلمانوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہو۔''[۵]

اب سطورِ ذیل میں مجمل العجم میں مستعمل اردو الفاظ کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔

الوا: نام گیاہی تلخ کہ ھند آنرا کنوار گویند مجمل العجم ص ۲

لسان الشعراء میں کنوار (ص ۴۱) ادات الفضلاء میں کوانر (ص ۸ ب) زفان گویا (جلد ۱ ص ۷) اور شرف نامہ منیری (ج ۱، ص ۲۸) میں کنوار ہے۔

کوانر قدیم الاملا ہے جب کہ کنوار جدید۔ چوں کہ اس لفظ میں نون غنہ ہے لہٰذا بولنے میں کنوار اور کوانر میں فرق محسوس نہیں ہوتا۔ جامع اللغات میں ہے۔

کنوار: ایک پودا جو دوائیوں میں کام آتا ہے (ج ۲، ص ۱۵۵۴)

آژخ: پارۂ گوشت کہ برتن مردم برآید و عرب آنرا ثولول واہل ھند مسا گویند مجمل العجم ص ۴ ب

آژخ مع مسا کئی فارسی فرہنگوں مثلاً ادات الفضلاء (ص ۳ ب) زفان گویا (ج ۱، ص ۱۳) اور مفتاح الفضلاء (ص ۲۴) وغیرہ میں موجود ہے۔

فرہنگِ آصفیہ میں مسا کے بارے میں مرقوم ہے۔

مسا ماخوذ از ماس بہ معنی گوشت۔ وہ سخت کالا سا بہ قدر نخود بڑھا ہوا دانہ جو اکثر جسم انسان پر ہو جاتا اور کچھ تکلیف نہیں دیتا ہے (جلد ۴، ص ۳۴۳)

آھار: پت جامہ کہ در ریسمان تنستہ و جامہ بافتہ در مالند تا شفت نماید و ھند آنرا بان گویند (مجمل العجم ص ۶ ب)

آھار کا لفظ اپنے مترادف بان سمیت ادات الفضلاء (ص ۳ ب) زفان گویا (ج ۱، ص ۲۰) کے علاوہ شرف نامہ منیری (ج ۱، ص ۴۹) میں بھی وارد ہوا ہے۔

بان: بان دراصل پان ہے، قدیم دور میں ب اور پ کو ایک ہی طرح لکھا جاتا تھا لہٰذا پان کو بان لکھا گیا۔ فرہنگِ آصفیہ میں ہے۔

جولاہے کے بننے کے سوت کو مانڈی میں بھگو کر تانی کرنے کو پان کہتے ہیں (ج اوّل، ص ۴۸۰)

نسیم اللغات میں ہے کہ پان بہ معنی کلف، جس میں جولاہے، بننے کا سوت بھگوتے ہیں۔ (ص ۲۱۴)

اشلان: نام گیاہی کہ آنرا مورسنکھا گویند (مجمل العجم، ص ۱۰)

اردو مترادف مورسنکھا اپنے فارسی مترادف اشلان کے ساتھ فرہنگِ زفان گویا (ج ۲، ص ۱۰۰)

اور تحفۃ السعادت (ص ۱۸) میں بھی شامل ہے۔
مور سکھا حقیقتاً مور شکھا ہے۔ لاثانی لغات الادویہ میں تحریر ہے
مور شکھا جسے مور پنکھی بھی کہتے ہیں ایک بوٹی ہے جو پانی کے کنارے ہموار اور نمناک زمین میں اکثر عمارتوں کی دیواروں میں جہاں سبز کائی ہوتی ہے، نشوونما پاتی ہے اس کی شاخیں باریک اور ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں اور مور کی کلغی کے مانند دکھائی دیتی ہے (حصہ دوّم، ص ۲۵۸)
امرت ساگر میں مرقوم ہے۔
مور شکھا بمعنی اشلان (ص ۶۷۲)

باز پیچ: رسن دوتا آویختہ کہ کودکان بروی نشیند بجنبانند اہل ھند آنرا پینکہ گویند (مجمل العجم، ص ۱۲اب)
فرہنگِ قواس (ص ۲۰۰) میں اردو لفظ پینکہ، زفان گویا (ج ۱ ص ۴۸) اور مفتاح الفضلاء (ص ۲۹۲) میں پینگھ درج ہے پینکہ بھی دراصل پینگھ ہی کی املائی شکل ہے۔
یہ وضاحت ضروری ہے کہ پینگھ قدیم الاملا ہے اور اس کی موجودہ شکل پینگ ہے۔ نوراللّغات میں پینگ کے ضمن میں لکھا ہے۔
گہوارے کا ہوا میں آنا جانا، جھولے کا لمبا جھونک (جلد دوم، ص ۱۵۹)
یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ پینگھ کا لفظ جو اردو میں قدیم ہے وہ پنجابی میں آج کل بھی پینگھ ہی مستعمل ہے، مثلاً وڈی پنجابی لغت میں مسطور ہے۔

پینگھ: (مونث) جھولا، جھولے دی رسی، ہلارا (جلد اوّل، ص ۷۱۸) یعنی پینگھ کا لفظ پنجابی میں اسمِ مؤنث ہے۔ جھولے کے لئے استعمال ہوتا ہے یا جھولے کے جھونک کے لئے۔

بادآورد: نام گیاہی کہ عرب آنرا شاھمہ گویند وھند آنرا دھمیاھہ (مجمل العجم، ص ۱۳اب) زفان گویا (ج ۲، ص ۱۹) میں اردو لفظ دھمیاہ ہے۔
مجمل العجم کے اردو متبادل لفظ دھمیاھہ اور دھمیاہ میں کچھ زیادہ فرق نہیں۔ لاثانی لغات الادویہ میں مسطور ہے۔
کانٹے دار بوٹی ہے، جو انسہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ دریا کے کنارے پیدا ہوتی ہے اور زمین پر بچھی ہوتی ہے بعض نے اس کو شکاعی اور بعض نے بادآورد کہا ہے۔ اردو میں اسے دھماسہ اور دھماہی کہا جاتا ہے (حصہ دوّم، ص ۱۱۷) اردو لغت میں ہے۔

دھایا(دھایہ): ایک خار دار گھاس جو جواسے کی طرح ہوتی ہے اور دواً مستعمل ہے (جلد نہم، ص ۹۷۲)

بادآبلہ: نام علتی مہلک کہ ھند آنرا لوت گویند (مجمل العجم، ص ۱۳ب)

لوت بہ طور اردو مترادف مفتاح الفضلاء میں بھی مرقوم ہے (مفتاح الفضلاء، ص ۲۲) اس لفظ سے متعلق جامع اللّغات کی تصریح حسب ذیل ہے۔

ایک بیماری جس کے متعلق خیال ہے کہ مکڑی کے چاٹ جانے کی وجہ سے ہوتی ہے (جامع اللّغات، جلد ۲، ص ۱۷۳۲)

باخرہ: نشستگاہِ در کہ ھند آنرا اوتہ گویند (مجمل العجم، ص ۱۵ب)

باخرہ اپنے اردو مترادف اوتہ کے ساتھ ادات الفضلاء (ص ۱۱۲ الف) اور زفان گویا (جلد اوّل ص ۹۸) میں بھی مسطور ہے۔

اوتہ، اوتھ اور اوتہ وغیرہ اوٹہ یا اوٹھ کی قدیم املائی شکلیں ہیں۔

اوتا یا اوٹہ چبوترے کو بھی کہتے ہیں اور اوٹھ کا لفظ برآمد کے لئے بھی مستعمل ہے (قدیم اردو کی لغت، ص ۳۲)

درحقیقت یہ سب لفظ اوٹ سے نکلے ہیں، اوٹ پردہ یا پناہ گاہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ مزید برآں اوت بہ معنی پوشیدہ کے بھی ہیں (قدیم اردو کی لغت، ص ۳۲)

قدیم زمانے میں رواج تھا کہ گھر یا حویلی کے بڑے دروازے کی دونوں طرف، اس قسم کی نشست گاہیں بنا دیتے تھے جن کے اوپر دروازے کی چھت برآمدے کا کام دیتی تھی اور نیچے بنائی گئی نشست گاہیں چبوترہ نما ہوتی تھیں یہ نشست گاہیں دھوپ اور بارش دونوں صورتوں میں اوٹ اور بچاؤ کا کام دیتی تھیں۔ معماری کے فن کی زبان میں ان نشست گاہوں کو چوکیاں یا شاگردیاں بھی کہتے ہیں (فرہنگِ اصطلاحات پیشہ وراں، جلد یکم، ص ۱۱۴)

بلادر: بادِ درختی کہ ھند آنرا بھلاوہ گویند (مجمل العجم، ص ۱۶ب)

بلادر اردو مترادف بھلاوہ سمیت، مفتاح الفضلاء (ص ۴۳)، تحفۃ السعادت (ص ۳۷) اور شرف نامہ منیری (ج یکم، ص ۱۵۲) کے علاوہ دستورالافاضل (ص ۹۴) میں بھی درج ہے لیکن دستورالافاضل میں بھلاوہ کے بجائے بھلاواں مرقوم ہے۔

بلادر: بھلاوہ وزرینہ کہ دلہن سر پر باندھتی ہے اسے فارسی میں بلادر عربی میں حب الفہم یا حب القلب اردو میں بھلاوہ یا بھلاواں اور گجراتی میں بھلاماں کہتے ہیں۔ یہ ایک پہاڑی درخت کا

پھل ہے یہ درخت برِ عظیم کے اکثر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ (مخزن المفردات، ص۱۳۵، خزائن الادویہ، حصہ اوّل ص ۴۰۷)

علمی اردو لغت میں ہے بھلاواں / بھلانوا: ایک پھل کا نام جس کے رس کے داغ سے دھوبی کپڑوں پر نشان لگاتے ہیں، جو مٹتے نہیں (علمی اردو لغت، ص۲۸۰)

بلیلہ: نام داروی بقدر ھلیلہ ... وھند آنرا بھیرہ گویند (مجمل العجم، ص۲۱)

بھیرہ قدیم املائی شکل ہے۔ اب اسے بہیڑا کہتے ہیں۔ جامع اللغات میں ہے۔

بھیڑا: ایک بہت بڑا درخت ہے جس کا پھل دوائیوں میں کام آتا ہے (جامع اللّغات، جلد اوّل، ص ۴۴۴)

بادامہ: نوعی از ابریشم کہنہ کہ ھند آنرا بوتیہ گویند (مجمل العجم، ص۲۱ب)

یہ اردو لفظ ادات الفضلاء (ص۱۱۲ الف)، زفان گویا (جلد اوّل، ص ۲۳۷) اور شرف نامہ منیری (جلد۲، ص ۶۴۶) میں بھی آیا ہے لیکن زفان گویا اور شرف نامہ میں فارسی لفظ شبہ مرقوم ہے۔

مجمل العجم کا پوتی مسخ شدہ ہے اصل لفظ پوت یا پوتھ ہے، پوت یا پوتھ کے بارے میں اردو لغت میں ہے۔

پوت: ریشمی بنارسی کپڑا (اردو لغت، جلد۴، ص ۲۷۰)

زفان گویا میں شبہ کی تشریح کے سلسلے میں تحریر ہے "سیاہ یمانی مہرہ جسے اردو میں پوت کہتے ہیں" وارث سرہندی لکھتے ہیں۔

پوت/پوتھ: اسم مذکر شیشے یا کانچ کے دانے، کانچ کا چھوٹا دانہ جس میں سوراخ ہوتا ہے (علمی اردو لغت، ص ۳۷۷)

بتکن: تختہ سیار کہ ھند آنرا بھروتہ گویند (مجمل العجم، ص۲۲ب)

بتکن اپنے اردو متبادل بھروتہ، بردتھ اور بروتہ کے ساتھ ادات الفضلاء (ص۱۲اب) زفان گویا (جلد اوّل، ص ۶۸) اور مفتاح الفضلاء (ص۴۹) وغیرہ میں شامل ہے۔ اردو لغت میں ہے۔

بردتھ: وہ تختہ جس سے ہل چلاتے ہوئے کھیت کی زمین ہموار کرتے ہیں، پٹیلا، میٹرا (اردو لغت، جلد دوم، ص ۱۰۴۹)

بنگان: آوند مسین ... کہ عرب آنرا طاس وھند آنرا تال گویند (مجمل العجم، ص ۴۵)
پنگان اردو متبادل لفظ تال کی معیت میں ادات الفضلاء (ص ۱۸ الف) شرف نامہ (جلد اوّل ص ۲۵۶) اور مفتاح الفضلاء (ص ۶۸) وغیرہ میں مسطور ہے۔

تھال: پیتل یا کانسی کا طشت، سینی (نسیم اللّغات، ص ۲۴۵)

بنو وبنوہ: سبزی کہ ہند آنرا جوکہ گویند (مجمل العجم، ص ۲۳)

چوکہ (چوکا): اسے عربی میں بقلۃ الحامض، فارسی میں ترشاق یا ترشک، گجراتی میں کھٹی بھاجی اور سندھی میں چوکو کہتے ہیں۔ یہ ایک ساگ ہے جس کے پتّے میتھی کی مانند لیکن بہت کھٹّے اور نرم ہوتے ہیں۔ ترشی میں ضرب المثل ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں مثلاً امرولہ اور چوکا وغیرہ اس میں اوکزی لیٹ آف پوٹاشیم کا جزو پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سوتی کپڑے سے سیاہی کا داغ اڑا دیتا ہے (کتاب المفردات، ص ۲۱۷)

تلخہ: یکی از اخلاطِ اربعہ کہ ھند آنرا پت خوانند (مجمل العجم، ص ۲۶)
بادژ فام کے اردو متبادل کے طور پر پت کا لفظ فرہنگِ لسان الشعراء (ص ۱۰۳) زفان گویا (جلد دوم ص ۸) اور مؤید الفضلاء (جلد اوّل، ص ۱۵۷) وغیرہ میں شامل ہے۔
اردو لغت میں پت سے متعلق لکھا ہے۔
اخلاطِ اربعہ (سودا، صفرا، بلغم، خون) میں سے ایک خلط کا نام، صفرا، زرد رنگ کا کڑوا پانی جو پتے کے اندر ہوتا ہے۔ نیز گرمی دانوں کو بھی پت کہتے ہیں (اردو لغت، جلد ۳، ص ۵۶۶)

تپلک: آنکہ بتاختن تمام بر پیشانی کسی زنند ھند آنرا الاری گویند (مجمل العجم، ص ۲۸ ب)
لگتا ہے کہ اس عبارت میں کاتب سے کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہیں، جس کی وجہ سے عبارت مشکوک ہوگئی ہے۔ بہرحال تاختن کے سلسلے میں فیروز اللغات فارسی میں ہے۔

تاختن: دھاوا کرنا۔ حملہ کرنا (فیروز اللغات فارسی، ص ۲۱۶)
اُلار کا لفظ اردو لغت میں موجود ہے لیکن مقصد سے لگا نہیں کھاتا (اردو لغت، جلد اوّل، ص ۷۲۶)

اُلارن یا اُلارنا کی بابت پنجابی اردو لغت میں رقم ہے۔
بڑھانا، پھیلانا، لہرانا، ہاتھ وغیرہ لہرانا (پنجابی اردو لغت، ص ۱۵۴)
پوری عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ ہاتھ لہرا کر کسی کو منہ پر طمانچہ دے مارنے کو الاری کہتے ہیں۔

چکندر: نام گیاہی کہ ھند آنرا کنکلو گویند (مجمل العجم، ص ۵۸)
کونگلو کا لفظ بہ طور اردو مترادف، فارسی لفظ چقندر کے ہمراہ ادات الفضلاء (ص ۲۶ الف) اور شلغم کی معیت میں شرف نامہ (جلد ۲، ص ۶۳۶) و موید الفضلاء (جلد اوّل، ص ۵۳۸) میں موجود ہے۔ کونگلو یا کنکلو دراصل گونگلو ہے جو پنجابی زبان سے متعلق ہے اور اب بھی پنجابی میں مروّج اور متداوّل ہے۔ وڈی پنجابی لغت میں ہے۔

گونگلو: (مذکر): اِک مشہور سبزی (وڈی پنجابی لغت، جلد ۳، ص ۴۳۱۶)
پنجابی کی ایک اور مشہور لغت تنویر اللغات میں ہے۔

گونگلو: شلجم، شلغم (تنویر اللغات، ص ۷۵۳)

جامۂ غوک: گیاہی دراز درمیان آب... ھند آنرا سیوال گویند مجمل العجم، ص ۳۳ ب جامۂ غوک بہ شمول اپنے اردو ہم معنی لفظ سوال یا سیوال کے
ادات الفضلاء (ص ۱۱) زفان گویا (جلد دوم، ص ۶) اور شرف نامہ (ص جلد اوّل، ص ۳۲۸) میں بھی موجود ہے۔
اردو لغت میں ہے۔

سیوال: کائی، تالابوں وغیرہ میں پانی کے اوپر نیچے یا کناروں پر اُگ آتی ہے یا برسات میں دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے گویا سوال یا سیوال کو کائی بھی کہتے ہیں (اردو لغت، جلد ۱۲، ص ۴۰۰)

جوغن: صلابہ سنگین کہ ھند آنرا کھرل گویند (مجمل العجم، ص ۳۴ ب)
جوغن مع ہم معنی اردو لفظ کھرل مدار الافاضل میں بھی آیا ہے (مدار الافاضل، جلد ۲، ص ۳۶)
مہذب اللغات میں ہے۔

کھرل: اسم مذکر: ایک قسم کا کشتی نما پتھر کا آلہ جس میں دوائیں حل کرتے (پیستے) ہیں۔ (مہذّب اللغات، جلد دہم، ص ۱۶۴)

خنج: آنکہ از عاجزی بناخن ہا گیرند وھند آنرا بکوتہ گویند (مجمل العجم، ص ۳۵ ب)
یہ لفظ کسی دیگر فرہنگ میں نظر سے نہیں گزرا۔

بکوٹا / بکٹا: پنجہ سے کھرونچا مارنا (مہذّب اللغات، جلد دوم، ص ۳۱۱)

بکوٹنا: پنجہ مار کر ناخنوں سے زخمی کرنا (نور اللغات، جلد اوّل، ص ۶۰۷)

خرچکوک: نام گیاہی کہ شیر او زنان را شیر افزاید وھند آنرا ابھتل وکو بھی گویند (مجمل العجم، ص ۳۶ ب)

خرچکوک کے ساتھ بھتل کا لفظ فرہنگِ قواس (ص۴۹) ادات الفضلاء،(ص۲۸ب) اور مؤید الفضلاء (جلد اوّل، ص۳۶۴) میں جبکہ زفان گویا میں بزہ (بشتہ) اور کوک کے ہمراہ (ج اوّل ص ۷۷، ۲۷۸) میں مرقوم ہے۔

مدارالافاضل میں ہے کہ خرچکوک گھاس کی ایک قسم ہے جو ہمارے ملک میں شیر دار جانوروں کو دودھ زیادہ حاصل کرنے کے لئے کھلائی جاتی ہے اسے اردو زبان میں بھاتل اور گوبھی بھی کہتے ہیں (مدارالافاضل، جلد۲، ص۱۲۹)

لغات الادویہ میں ہے: خرچکوک ایک بوٹی ہے جو بالخاصہ ادرار بول و دودھ کا کرتی ہے اس کو بھتالو اور گوبھی کہتے ہیں (لغات الادویہ، ص۱۳۸)

تاج العاقیر میں ہے: بھتل کا پودا برسات کے دوران نمناک مقام پر خود بہ خود پیدا ہوتا ہے، یہ کھیتوں کی منڈیروں، ریتلی و پتھریلی زمین پر بہ کثرت ہوتا ہے اس کے پتے کنیر کی مانند زیادہ سے زیادہ بالشت ڈیڑھ بالشت لمبے ہوتے ہیں۔ جاڑے کے موسم میں، اس میں سے ایک بالشت لمبا ڈنٹھل نکلتا ہے جس پر سفیدی، زردی مائل پھول لگتا ہے اس کے ہر پتے سے زرد گاڑھا دودھ نکلتا ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، اس کے پتوں کے کنارے اِدھر اُدھر سے بے قاعدہ طور پر کٹے ہوئے ہوتے ہیں (تاج العقاقیر، ص۲۱۷)

لیکن عجیب بات ہے کہ بھتل، بھتالو یا بھتالی کا لفظ اردو زبان کی عام اور متداول فرہنگوں میں نہیں ہے۔ البتہ ڈاکٹر نذیر احمد کا جو مضمون ''زفان گویا کے اردو عناصر'' پر سہ ماہی اردو کراچی میں منصۂ شہود پر آیا تھا اس کے حوالے سے بھتل کا لفظ اردو لغت کراچی میں شامل کیا گیا (سہ ماہی اردو کراچی، جولائی ۱۹۶۷ء) اگرچہ بھتل کی اصلیت و ماہیت تو ڈاکٹر نذیر احمد بھی واضح نہ کر سکے لیکن اردو لغت کے تحقیق کار نے مزید کمال کر دکھایا اور بھتل کو بہ صورتِ ذیل تحریر کیا گیا۔

بیھتل: فتح مجہول، سکون ھ، فتح ت [اردو لغت تاریخی اصول پر (ترقی اردو بورڈ کراچی)، جلد دوّم، ص ۱۴۴۶]

اس میں کچھ شک نہیں کہ ڈاکٹر نذیر احمد کے محولہ بالا مضمون میں اردو متبادل لفظ کی املائی شکل ''بیھتل'' ہی ہے لیکن یہ امر محتاجِ بیان نہیں کہ ہائے مخلوط پراکرت یا سنسکرت کے الفاظ کا خاصہ ہے فارسی زبان سے اس کا تعلق نہیں لہٰذا قدیم فارسی فرہنگوں میں ہائے مخلوط اور ہائے ملفوظ کے درمیان امتیاز نہیں کیا جاتا۔ ہائے مخلوط یا ہائے ملفوظی کا تعین قاری یا تحقیق کار پر منحصر ہوتا

ہے۔
اردو لغت کے تحقیق کار نے بہتل لکھنے کے بعد، اس کے ضمن میں بھٹ پھل کا لفظ لکھ کر اس سے رجوع کرنے کا عندیہ دیا اور ساتھ ہی ماخذ کے سلسلے میں سوالیہ نشان درج کر دیا حالانکہ بہتل یا بھتل کا بھٹ پھل سے کوئی تعلق نہیں۔ بھٹ پھل یا بھٹ پھلی گنولر کی پھلی کو کہتے ہیں (خزائن الادویہ، حصہ دوم، ص ٦۵) یہ سب کچھ تحقیق سے پہلوتہی کرنے کا نتیجہ ہے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اردو لغت ہی کی جلد سوم کے بالکل اوائل میں زیرِ بحث لفظ بھتل، بھاتل کی املائی شکل میں مندرج ہے اور اس کا ماخذ بھی پراکرت کا لفظ بھاتل ہی قرار دیا گیا ہے۔
اردو لغت، جلد سوم، ص ۴۵) المختصر اردو لغت کے تحقیق کار کے لئے ضروری تھا کہ وہ مذکورہ لفظ کی کیفیت و ماہیت دریافت کرنے کے لئے چھان بین کرتا اور کسی دیگر ذریعے سے تصدیق و تائید کی صورت میں اس لفظ کو درجِ لغت کرتا۔

خشکامار: نام علتی کہ مردم را لاغر و خشک گرداند... عرب آنرا استسقاء وھند جلو در گویند (مجمل العجم، ص ۳۸ب)
ادات الفضلاء (ص ۳۱ب) شرف نامہ (جلد اوّل، ص ۳۸٦) اور مؤید الفضلاء (جلد اول، ص ۳۵۵) وغیرہ میں فارسی لفظ اور اس کا اردو متبادل جلندھر مندرج ہے۔ فرہنگِ آصفیہ میں ہے۔

جلندر: اسم مذکر مرکب از (جل + اودر) یعنی استسقا (فرہنگِ آصفیہ، جلد دوّم، ص ۴٦)
جلندر/جلندھری: پیٹ میں پانی پڑ جانا۔ (جامع اللّغات، جلد اوّل، ص ۳۷۷)
مجمل العجم میں منقول لفظ جلو در بھی جلندھر کو کہتے ہیں (ہندی اردو لغت، ص ۲۲۲)
درا... کہ عرب آنرا جرس وھند گھانٹ گویند (مجمل العجم، ص ۴۰)
درامع گھانٹی کے الفاظ ادات الفضلاء (ص ۳۳ الف)، فرہنگ زفان گویا (جلد اوّل، ص ۱۷۷) اور شرف نامہ (جلد اوّل، ص ۴۵۸) میں ملتے ہیں۔ مجمل العجم میں گھانٹ ہے۔
دکنی اردو کی لغت میں ہے۔
گھانٹ: بہ معنی گھنٹہ اور گھانٹی بہ معنی گھنٹی ع بجا اس وضاتوں، نہ شہرت کی گھانٹ (دکنی اردو کی لغت، ص ۳۱۰)

دسسہ: زنبورِ سیاہ کہ چوب را سوراخ کند و نام پرندہ کہ ھند آنرا کھبورہ گویند

درخت سنبہ بہ شمول اردو ہم معنی لفظ کٹھپوڑا (ادات الفضلاء ص ۱۳۳الف) شرف نامہ (جلد اوّل، ص ۴۵۱) اور مؤید الفضلاء (جلد اوّل، ص۴۱۲) میں مسطور ہے۔ نوراللغات میں کٹھ پھوڑا کے معنی حسبِ ذیل الفاظ میں قلم بند کیے گئے ہیں۔

کٹھ پھوڑا (مذکر) ہد ہد: ایک پرند کا نام جو اکثر درختوں میں اپنی چونچ سے چھید کر کے گھر بناتا ہے (نوراللغات، جلد۴، ص ۵۹)

دوخ: نام گیاہی... درآب روید وازاں بوریا سازند وھند آنرا پتیرہ گویند (مجمل العجم، ص ۴۱)

فارسی لفظ دوخ اپنے اردو ہم معنی پتیرہ کے ہم راہ ادات الفضلاء (ص ۱۳۳الف)، زفان گویا (جلد اوّل، ص ۳۱۱) اور شرف نامہ (جلد اوّل، ص ۴۲۷) وغیرہ میں ملتا ہے۔

یہ لفظ دراصل پٹیرا ہے، قدیم زمانے میں ب اور پ، ت اور ٹ کے املا میں فرق روا نہیں رکھا جاتا تھا۔ پھر عملِ تصحیف بھی جاری رہا۔ لغات الادویہ کے الفاظ یہ ہیں۔

پٹیرا عربی میں بردی فارسی میں گیا پیرز کہتے ہیں۔ مشہور بوٹی ہے جو پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے اور اس سے بوریے بنائے جاتے ہیں (لغات الادویہ، ص ۸۵)

اردو لغت میں ہے۔

پتیرا: ایک قسم کی لمبی اور گول پتی کی خودرو گھاس جو اکثر دریاؤں کے کنارے کم پانی میں ہوتی ہے (اردو لغت، جلد۳، ص ۶۰۳)

ریم آھن: آھن سوختہ کہ از کورۂ آھنگراں بروں انداز ند وھند آنرا گھلسان گویند (ص ۴۷ب) ریم آھن اپنے اردو متبادل گھلسان کے ساتھ صرف اسی لغت میں موجود ہے۔

گھلسان کا لفظ کسی اردو لغت میں نظر نہیں پڑا۔ لیکن گمان غالب ہے کہ یہ لفظ گھل + شان کا مرکب ہے۔ گھلنا بہ معنی رقیق چیز میں اچھی طرح ملنا، پک کر نرم ہونا، خوب مل جانا (جدید ہندی اردو لغت جلد، اول ص، ۹۳۱) شان بہ معنی سان، جس پر ہتھیار تیز کرتے ہیں (ہندی اردو لغت، ص ۳۳۴)

جب لوہے کا ہتھیار سان پر تیز کیا جاتا ہے تو لوہے کے ذرّات الگ ہوتے ہیں ممکن ہے کہ یہ لفظ ایسے ہی ذرّات کے لئے مستعمل ہو اور لغت نگار نے اسے ریم آہن کا مترادف سمجھ لیا ہو چونکہ ریم آہن بھی تقریباً وہی چیز ہے۔ (قیاساً)

سرخچہ: آبلہ ریزہ کہ سرخ وام کودکان برآید وعرب آنرا حصبہ واھل ھند بودری گویند (مجمل العجم، ص

۵۳) بودری کا لفظ شرک کے ساتھ (مؤید الفضلاء جلد دوم، ص ۳) میں مرقوم ہے۔
بودری کے بارے میں اردو لغت میں ہے۔
بودری: کھسرا کی قسم کا ایک بچوں کا مرض جس میں جسم پر دانے نکل آتے ہیں (اردو لغت، جلد ۲، ص ۱۳۸۵)
سبوس/سبوسہ: ونوعی از علتِ سر کہ ھند آنرا بفا گویند۔ (مجمل العجم، ص ۵۶)
بفا: وہ سفید چھلکے جو انسان کے سر سے جھڑتے رہتے ہیں۔ سر کی خشکی (جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۳۷۳)
سنگدانہ: ونام غلہ کہ ھند آنرا کلتی گویند (مجمل العجم، ص ۵۷ ب)
فارسی لفظ خجک کے ہم راہ اردو متبادل کلتھی ادات الفضلاء (ص ۳۱ ب) شرف نامہ (جلد اوّل، ص ۳۹۷) اور مؤید الفضلاء (جلد اوّل، ص ۳۶۵) میں وارد ہے۔
کلتھی کے بارے میں نور اللغات میں ہے۔
کلتھی (مؤنث): ایک غلّہ کا نام ہے (نور اللغات، جلد ۴، ص ۱۱۶)
شکنج: نام علامتی کہ ھند آنرا بدہ گویند (مجمل العجم، ص ۶۰ ب)
شکنج کا اردو ہم معنی لفظ بدھ کے ساتھ ادات الفضلاء (ص ۳۷ ب) زفان گویا (جلد اوّل، ص ۲۲۳) اور مؤید الفضلاء (جلد اوّل، ص ۵۲۲) میں بھی سپردِ قلم کیا گیا ہے۔
بدھ کا لفظ آج کل بدھی مستعمل ہے۔ بدھ کے معنی بہ الفاظ ذیل بیان کئے گئے ہیں۔
قمچی کوڑے یا کسی بھی لچک دار چیز وغیرہ سے مارے جانے کا نشان جو جسم پر پڑ جاتا ہے۔ پلنگ کے بان وغیرہ کا نشان جو بستر نرم نہ ہونے کی صورت میں پڑ جاتا ہے۔
بدھی بدن پر پڑ گئی اللہ رے ناز کی
مارا جو میں نے شب کو اسے ہار کھینچ کر (اردو لغت، جلد دوم، ص ۹۳۷)
شنگویز: نام داروی کہ ھند آنرا سندھی گویند (مجمل العجم، ص ۶۳ ب)
سندھی کا لفظ مختلف فارسی فرہنگوں میں بہ کیفیتِ ذیل مستعمل ہوا ہے۔
زنجبیل مع اردو متبادل سندھی (دستور الافاضل ص ۱۴۳)، شنگویز مع سندھی (لسان الشعراء، ص ۲۲۷) زفان گویا (جلد اول، ص ۲۲۷)، ادات الفضلاء (ص ۴۷ ب) اور شرف نامہ منیری (جلد دوم، ص ۶۲۷) سندھی دراصل سنڈھی ہے۔ قدیم دور میں دال اور ڈال کو ممیز نہیں کیا جاتا تھا

لہٰذا ہر جگہ اسے سندھی ہی لکھا گیا۔ سنڈھی کا لفظ سنڈھ سے بنا ہے۔ سنڈھ یا سنڈ پنجابی زبان سے متعلق ہیں۔ پنجابی کی ایک مشہور لغت تنویراللغات میں ہے : سنڈھ بمعنی سونڈھ (خشک ادرک) (تنویراللغات، ص۶۰۴) گویا سنڈھی کا لفظ پنجابی لفظ سنڈھ سے بنا ہے۔

فروبچگان: پرندگان خرد کہ از سوراخ زمین فرود آیند و اہل ہند آنرا پنکھی گویند (مجمل العجم، ص ۶۷)

فروبچگان مع اردو ہم معنی پنکھی کسی دیگر فارسی فرہنگ میں نظر نہیں پڑا۔ البتہ مدارالافاضل میں یہ لفظ فروچگان مسطور ہے اور اسے عربی لفظ ولد الزنا کا ہم مطلب قرار دیا گیا ہے (مدارالافاضل، جلد سوّم، ص ۲۰۶) اور اسی لغت میں ولد الزنا کے ضمن میں درج ذیل وضاحت کی گئی ہے۔

پروانہ و کرم ہای دیگر یعنی پروانے اور دوسرے کیڑے (مدارالافاضل، جلد۴، ص ۳۷۶)

پنکھی کے زمرے میں جامع اللغات میں درج ہے۔

پنکھی: پتنگے کی ایک قسم (جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۵۵۶)

فلہ: شیر بہیمہ نوزاد کہ چون گرمی یا بدزود بندد و غایت آن تا سہ دوشیدن بود و ھند آنرا پیوسی گویند... (مجمل العجم، ص ۶۹)

فلہ اردو مترادف پیوسی، بہلی اور پیوس کے ساتھ بالترتیب (ادات الفضلاء، ص ۸۰ الف) (فرہنگِ زفان گویا، جلد اوّل، ص ۲۶۱) اور (شرف نامہ منیری، جلد دوم، ص ۸۹۱) میں زیرِ بحث آیا ہے۔

پیوسی اور پیوس دراصل پیوسی ہیں۔ پیوسی کے بارے میں نوادرالالفاظ میں درج ہے۔

پیوسی: شیری کہ از حیوان نوزایندہ دوشند (نوادرالالفاظ، ص ۱۳۹) ترجمہ وہ دودھ جو نئے شیر دار ہونے والے جانور سے دوہا جائے۔

جامع اللغات میں ہے۔

پیوسی: گائے کا دودھ بچہ دینے کے سات دن اندر کا (جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۶۰۲)

گز: نام درختی کہ عرب آنرا طرفا و ھند جہارہ گویند (مجمل العجم، ص ۷۷)

فارسی لفظ گز اردو ہم معنی جھاؤ کی معیت میں زفان گویا (جلد اوّل، ص ۳۰۳) شرف نامہ (جلد دوّم، ص ۹۰۰) اور موید الفضلاء (جلد دوّم، ص ۱۴۲) میں موجود ہے۔

مجمل العجم کا جہارہ کتابت کی غلطی ہے، اصل لفظ جھاؤ ہے۔ اس کا اردو نام جھاؤ عربی طرفا اور

فارسی گز ہے (بیان الادویہ، ص ۱۶۹)
فرہنگِ تلفظ میں ہے: جھاؤ اسم مذکر، پتلی شاخوں کی ایک جھاڑی جس سے ٹوکرے بنے جاتے ہیں (فرہنگِ تلفظ، ص ۳۸۷)

لباد: وآن چوبی باشد کہ برگردن گاو جفت راں بندند وھند آنرا جواتھہ گویند (مجمل العجم، ص ۸۵)
یوغ مع جوانہ (لسان الشعرا، ص ۳۵۸) یخ مع جوتر
ادات الفضلاء (ص ۲۶ الف) اور یوغ مع جوہ زفان گویا (جلد اوّل، ص ۳۶۳) میں موجود ہے۔
جوانہ یا جواتھہ میں "ت" دراصل ٹ ہے جامع اللغات میں ہے۔
جوات/جواٹھہ (مذکر): جوا جو بیلوں کے کندھوں پر ڈالتے ہیں (جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۷۸۸) گویا جوانہ یا جواتھہ جوات یا جواٹھہ ہی کی املائی اشکال ہیں۔

مژہ: وآنکہ رنگِ ہوارا تاریک گرداند دھونر گویند۔ (مجمل العجم، ص ۸۸)
مژ کا فارسی لفظ اردو مترادف دھونر کے ہمراہ، ادات الفضلاء میں بھی موجود ہے۔
اردو لغت میں دھونور کو ایک قدیم لفظ قرار دیتے ہوئے اس کے معنی دھواں لکھے گئے ہیں (اردو لغت، جلد دہم، ص ۳۸) مدارالافاضل میں مژ کا اردو متبادل دھور لکھا گیا ہے (مدارالافاضل، جلد ۴، ص ۱۳۴) دھور کی وضاحت اقبال صلاح الدین نے بہ الفاظِ ذیل کی ہے۔
دھور (مونث): ۱۔ دھند۔ ۲۔ کہر۔ ۳۔ گہرے بادل (وڈی پنجابی لغت، جلد ۲، ص ۲۶۰)

ماھیچہ: وناِم طعامی کہ درروزعید پزند وھند آنرا سوی گویند (مجمل العجم، ص ۹۰ ب)
نوراللغات میں مسطور ہے۔

سویاں: گیہوں کے میدے کو گوندھ کر تار نکالتے ہیں اور خشک کر کے بھون کر دودھ شکر وغیرہ ملا کر کھاتے ہیں یہ لفظ بہ طور جمع مستعمل ہے۔ مفرد اس کا مستعمل نہیں۔ (نوراللغات، جلد سوّم، ص ۳۹۲) مجمل العجم کے لفظ سوی سے واضح ہوتا ہے کہ اس زمانے میں یہ لفظ بہ طورِ واحد بھی زیرِ استعمال تھا۔

ونوائی: طعامی کہ ھند آنرا زناج گویند۔ (مجمل العجم، ص ۹۶ ب)
زناج کا لفظ کسی اردو لغت میں نظر سے نہیں گزرا۔ البتہ لغات الادویہ میں ہے۔

زیرباج: ایک قسم کا کھانا ہے جو گوشت، سرکہ اور لونگ وغیرہ سے بنایا جاتا ہے (لاثانی لغات الادویہ،

حصہ دوّم، ص۱۳۲)

قرینِ قیاس یہی ہے کہ اصل لفظ زیر باج ہے اور زناج کاتب کی غلطی کا نتیجہ ہے۔

ہزار چشمہ: نوعی از دنبل کہ میانِ شانہ بیرون آید و سوراخ ھا کند و عرب آنرا سرطان وھند داندارو گویند (مجمل العجم، ص۹۸)

اردو لغت میں دندارو سے متعلق تفصیل یہ ہے۔

دندارو: ناسور، پھنسی، چھالا

نکل آیا دنداروں یک پشت پر

نہ مریم دوا کو ہو جس پر اثر (اردو لغت، جلد۹، ص۵۴۱)

ھفوش: نوعی از ماکولات کہ ھند آنرا بھاکہ گویند (مجمل العجم، ص۹۹)

موید الفضلاء، میں ھفوش اردو ہم معنی بھاک کے ساتھ قلم بند ہوا ہے (مؤید الفضلاء، جلد دوّم، ص۲۶۶)

مؤید الفضلاء کی رو سے ہفوش ایسا کھانا ہے جس میں چاولوں کو پانی میں بھگو لیتے ہیں اور پھر انہیں بھاپ کے ذریعے پکایا جاتا ہے (مؤید الفضلاء، جلد دوّم، ص۲۶۶) بھاک یا بھاکہ کے الفاظ درج بالا صراحت کے مطابق اردو کی کسی لغت یا فرہنگ میں موجود نہیں، البتہ ایک لفظ بھات ملتا ہے جس کا مفہوم اردو لغت میں ذیل کے الفاظ میں سپردِ قلم ہوا ہے۔

بھات: ابلے ہوئے بے گھی کے چاول۔۲۔ میٹھے چاول جو ہندو دیوی دیوتا پر چڑھاتے ہیں۔ (اردو لغت، جلد۳، ص۴، ۵)

گمان غالب ہے کہ بھاکہ یا بھاک دراصل بھات کی تصحیف شدہ یا بگڑی ہوئی اشکال ہیں۔

ھلک: بادی کہ از سینہ از آواز برآید و ہند آنرا ھنک گویند (مجمل العجم، ص۹۹)

ہنک کا لفظ ہچکی کے معنوں میں کسی اردو فرہنگ میں نظر نہیں آیا۔ البتہ پراکرت میں ایک لفظ ہکا موجود ہے جو ہچکی کے معنوں میں مروّج ہے (اردو ہندی ڈکشنری، ص۴۳۶) ممکن ہے کہ یہ لفظ ہکہ یا ہکا ہو جسے کاتبوں کی کارستانی نے ہنک کی شکل عطا کر دی ہو۔

مقالے کی طوالت کے خوف سے فرہنگ میں مستعمل باقی ماندہ الفاظ کو نہایت اختصار کے ساتھ سطورِ ذیل میں سپردِ قرطاس کیا جاتا ہے۔

فارسی الفاظ	اردو مترادفات	کیفیت
بیدانجیر	ارنڈ (مجمل العجم، ص۱۵)	ارنڈ بمعنی ایک پیڑ جس کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے (نسیم اللغات، ص۳۴)
بزباز	جابتری (مجمل العجم، ص۱۷اب)	عربی بسباسہ فارسی بزبار اردو جاوتری۔ جلوتری سنسکرت جاپتری (مخزن المفردات، ص۱۹۱)
بساک	سہرہ (مجمل العجم، ص۲۰ب)	سہرا پھولوں کی لڑیاں جو دولہا کے ماتھے پر باندھتے ہیں (علمی اردو لغت، ص۹۳۵)
پرپہن	لونک (مجمل العجم، ص۲۲ب)	عربی میں خفرج، فارسی میں پرپہن، سندھی اور پنجابی میں لونک (مخزن المفردات، ص۲۵۵)
بنوماش	منگ (مجمل العجم، ص۲۳ب)	آج کل اردو میں اسے مونگ کہا جاتا ہے (علمی اردو لغت، ص۱۴۵۸) لیکن پنجابی میں منگ ہی مستعمل ہے (وڈی پنجابی لغت، جلد۳، ص۲۵۹۷)
تنکار	سہاگہ (مجمل العجم، ص۲۶ب)	ایک کھار جس سے سونے کا میل کٹ جاتا ہے (فرہنگ کارِرواں، ص۴۵۹)
جنجر	جھنگر (مجمل العجم، ص۳۱ب)	جھینگر: ایک بڑی بڑی مونچھوں والا کیڑا جو دیواروں میں رہتا ہے (علمی اردو لغت، ص۵۶۶)
جوزبویا	(جاپھل (مجمل العجم، ص۳۲)	جاپھل بہ معنی جائفل (جامع اللغات، جلد اوّل، ص۷۴۹)
جوز ہندوی	ناریل (مجمل العجم، ص۳۲)	ناریل: کھوپرا فارسی میں نارجیل (فرہنگِ کاروان، ص۷۶۵)
خرزہرہ	کنیر (مجمل العجم، ص۳۶ب)	کنیر: ایک تلخ زہریلا پھل (فیروز اللغات، ص۱۰۳۸)
درد	داد (مجمل العجم، ص۳۶ب)	داد پھنسیوں کے چھتے جو فسادِ خون کے باعث ہوتے ہیں (نسیم اللغات، ۵۲۵)
دفتر ابلیس	پوتلی (مجمل العجم، ص۴۲)	پوٹلی: تھیلی (جامع اللغات، جلد اول، ص۵۶۰)

روی	بھنکار (مجمل العجم، ص ۴۸ب)	بھنکار بہ معنی کانسا (اردو لغت، جلد ۳، ص ۲۰۹)
زقونیا	سیہنڈ (مجمل العجم، ص ۴۸ب)	تھوہڑ اور سیہنڈ ایک ہی قسم کے درخت ہیں (لاثانی لغات الادویہ، حصہ دوّم، ص ۷۸)
زرت	جوار (مجمل العجم، ص ۴۸ب)	جوآر، ایک قسم کا غلّہ (فرہنگِ آصفیہ، جلد دوّم، ص ۵۵)
زرنیاد	کچور (مجمل العجم، ص ۴۹ب)	کچور: ایک مشہور دوا کا نام (فرہنگِ آصفیہ، جلد اوّل، ص ۶۸۰)
زاک	پھٹکری (مجمل العجم، ص ۵۰)	پھٹکری: ایک کانی دوا کا نام (فرہنگِ آصفیہ، جلد اول، ص ۵۴۷)
زوپین	سبل (مجمل العجم، ص ۵۱ب)	سبل: نقب زنی کا آلہ۔ سابل (نسیم اللغات، ص ۶۸۰)
سرب	سیسار (مجمل العجم، ص ۵۲ب)	سیسا: ایک بھاری، آسانی سے ڈھلنے اور پگھلنے والی دھات (فرہنگِ تلفظ، ص ۶۵۱)
سفتہ	ہندی (مجمل العجم، ص ۵۲ب)	ہنڈی: ایک ساہوکار کا دوسرے ساہوکار کے نام جاری کیا جانے والا رقم کی ادائیگی کا پرچہ۔ جدید بینک ڈرافٹ (فرہنگِ تلفظ، ص ۹۷۴)
ساج:	ساگون (مجمل العجم، ص ۵۳)	ساگون: ایک درخت جس کی لکڑی میز کرسیاں بنانے کے کام آتی ہے۔ جامع اللغات، جلد دوّم، ص ۱۱۹۰)
سک:	سلارس (مجمل العجم، ص ۵۶)	سلارس یا سلہارس ایک خوشبودار گوند کے نام ہیں (لاثانی لغات الادویہ، حصہ دوّم، ص ۱۴۴)
سنگدانہ:	کلتی (مجمل العجم، ص ۵۷ب)	کلتھی: ایک قسم کی دال ہے (بیان الادویہ، ص ۱۹۳)
شخار:	سجی (مجمل العجم، ص ۶۱ب)	سجی: بہ معنی کھار (جامع اللغات، جلد دوّم، ص ۱۲۱۸)
شمہ:	ملایی (مجمل العجم، ص ۶۴)	ملائی: دودھ یا دہی کے اوپر جو جھلی سی آ جاتی ہے، (فرہنگِ کاروان، ص ۷۲۹)
کبست	اندراین (مجمل العجم، ص ۷۱ب)	اندراین: ایک پھل جو دیکھنے میں خوب صورت اور مزے میں تلخ ہوتا ہے (نور اللغات، جلد یکم، ص ۳۷۳)

کبیدہ:	دلیدہ (مجمل العجم، ص ۳۷ب)	دلیدہ: یہ لفظ حقیقتاً فارسی زبان کا لفظ ہے (نوراللغات، جلد اوّل، ص ۳۷۳) مثلاً فیروزاللغات فارسی میں ہے دلیدہ بہ معنی دلا ہوا (فیروز اللغات فارسی حصہ اوّل، ص ۴۶۹)
ماشورہ	اَتی (مجمل العجم، ص ۸۳)	اَٹی: سوت کا لچھا۔ انٹی (جامع اللغات، جلد اوّل، ص ۱۲۱)
مارقشیشا	سون مکھی (مجمل العجم، ص ۷۸ب)	سون مکھی: ایک قسم کا پتھر جو دواؤں میں کام آتا ہے (علمی اردو لغت، ص ۹۳۲)
وردوک	چھپر (مجمل العجم، ص ۹۶ب)	چھپر: وہ سائبان جو پھوس سے ڈالا جائے (نسیم اللغات، ص ۴۶۹)

منابع

(فرہنگیں)

۱۔ آرزو، سراج الدین علی خان، ''نوادر الالفاظ''، مرتبہ عبداللہ، سید، ڈاکٹر، کراچی، ۱۹۹۲ء۔

۲۔ ابراہیم قوام، فاروقی، شرف نامہ منیری، بہ اہتمام ڈاکٹر حکیمہ دبیران، تہران (ایران) ۱۳۸۵ھ، ش، جلد اول، جلد دوم۔

۳۔ اردو لغت، جلد اوّل تا اکیس، کراچی، ترقی اردو بورڈ۔

۴۔ اردو ہندی لغت، انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی، ۲۰۰۷ء۔

۵۔ اصغر، راجیش ور، راجہ، ہندی اردو لغت، کراچی، ۱۹۹۶ء۔

۶۔ اقبال صلاح الدین، وڈی پنجابی لغت، لاہور، ۲۰۰۴ء۔

۷۔ بخاری، تنویر، سید، تنویر اللغات، لاہور، ۱۹۹۸ء۔

۸۔ بدر ابراہیم، زفان گویا، بہ اہتمام، نذیر احمد، ڈاکٹر، پٹنہ، ہند جلد اول، ۱۹۸۹، جلد دوم، ۱۹۹۷ء۔

۹۔ پال، جمیل احمد، پنجابی کلاسیکی لغت، لاہور، ۲۰۰۶ء۔

۱۰۔ تألیف عاشق، لسان الشعراء، بہ اہتمام، نذیر احمد، ڈاکٹر، نئی دہلی، (ہند) ۱۳۸۹ھ۔

۱۱۔ تحفۃ السعادت، شیخ محمود بن ضیاء الدین محمد، مولانا، نسخہ خطی، مخزونہ، کتاب خانہ دانش گاہ، پنجاب نمبر ۴۵۸۰ مرقومہ ۱۱۰۲ھ۔

۱۲۔ تنویر بخاری، سید، پنجابی اردو لغت، لاہور۔ سن ندارد۔

۱۳۔ حقی، شان الحق، فرہنگِ تلفظ، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء۔
۱۴۔ خواجہ، عبدالمجید، جامع اللغات، لاہور، ۲۰۰۳ء۔
۱۵۔ دہلوی، حاجب خیرات، دستورالافاضل، بہ اہتمام، نذیر احمد، ڈاکٹر، تہران (ایران)، ۱۳۵۲ھ، ش۔
۱۶۔ دہلوی، سید احمد، فرہنگِ آصفیہ، لاہور، ۱۹۷۷ء۔
۱۷۔ دہلوی، قاضی خان، بدر محمد، ادات الفضلاء، نسخۂ خطی مخزونہ، نیشنل میوزیم کراچی، نمبر N.M. 1967-107۔
۱۸۔ سرہندی، وارث، علمی اردو لغت، لاہور، ۱۹۷۷ء۔
۱۹۔ ظفر الرحمٰن، دہلوی، فرہنگِ اصطلاحاتِ پیشہ وران، مولوی مطبوعہ انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۷۵ء تا ۱۹۸۰ء۔
۲۰۔ عارف، فضل الٰہی، فرہنگِ کارواں، مطبوعہ، لاہور ۱۹۶۵ء۔
۲۱۔ عبدوسی، عاصم شعیب، مجمل العجم، نسخۂ خطی، مکنونہ برٹش لائبریری، لندن۔
۲۲۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو، لاہور، سن ندارد۔
۲۳۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات فارسی، لاہور، سن ندارد۔
۲۴۔ فیضی سرہندی، اللہ داد، مدارالافاضل، بہ اہتمام، ڈاکٹر محمد باقر، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۳۳۷ھ، ش، جلد اوّل، چہارم۔
۲۵۔ قواس غزنوی، فخر الدین مبارک شاہ، فرہنگِ قواس، بہ اہتمام نذیر احمد، ڈاکٹر، تہران (ایران) ۱۳۹۳ھ۔
۲۶۔ محمد بن اقوام الدین، بحرالفضائل فی منافع الافاضل، نسخۂ خطی مخزونہ کتاب خانہ انجمن ترقی اردو، کراچی، مرقومہ، ۱۳شوال، ۱۰۸۲ھ۔
۲۷۔ محمد بن داؤد بن محمود شادی آبادی، مفتاح الفضلاء، نسخۂ خطی، مخزونہ برٹش میوزیم لائبریری، لندن۔
۲۸۔ محمد لاد، مولوی، موید الفضلاء، مطبوعہ نول کشور، کان پور، تاریخ ندارد، جلد اوّل، دوم۔
۲۹۔ مہذّب لکھنوی، مہذّب اللغات، لکھنؤ، ۱۹۷۸ء، مابعد جلد اوّل تا چہاردہم۔
۳۰۔ نیّر، نورالحسن، مولوی، نسیم اللغات، لاہور، ۱۹۸۸ء۔

دیگر کتابیں

۱۔ مظفر حسین، حکیم، کتاب المفردات، اعوان، لاہور، ۱۹۶۰ء۔
۲۔ پیارے لال پنڈت، امرت ساگر، مترجم: لاہور، ۱۹۹۵ء۔
۳۔ ٹھاکر دت شرما، پنڈت، لاثانی لغات الادویہ، لاہور، ۲۰۰۴ء۔
۴۔ رام لبھایا، حکیم، بیان الادویہ، لاہور، ۲۰۰۸ء۔
۵۔ شیرانی، محمود، حافظ، محمود شیرانی مقالات، مرتبہ مظہر محمود، جلد اوّل، لاہور، ۱۹۸۷ء۔
۶۔ کبیر الدین، حکیم، لغات الادویہ، لاہور، سن ندارد۔
۷۔ کبیر الدین، حکیم، مخزن المفردات، لاہور، سن ندارد۔

۸۔ ہری چند ملتانی، حکیم، تاج العقاقیر، لاہور، ۲۰۰۷ء۔
۹۔ نجم الغنی، رام پوری، خزائن الادویہ، لاہور، سن ندارد۔
۱۰۔ نقوی، شہریار، ڈاکٹر، فرہنگ نویسی فارسی، تہران (ایران)، ۱۳۴۱ھ،ش۔

مجلّہ

☆ سہ ماہی ''اُردو''، کراچی، اکتوبر ۱۹۶۷ء، جولائی ۱۹۶۷ء۔

0 --------- 0